81122-اپنے ذمہ اخراجات واجب والے شخص کو زکاۃ دینا جائز نہیں

سوال

میں عورت ہوں اور اپنے ملک کے علاوہ کسی اور ملک میں رہتی ہوں میرے سات بچے ہیں، میں ہر برس مغرب میں رہائش پذیر اپنی والدہ کو فطرانہ ارسال کرتی ہوں، علم میں رہے کہ ان کا خرچ میں ہی برداشت کرتی ہوں، کیا اس کے لیے زکاۃ جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ فرضی زکاۃ جس میں فطرانہ بھی شامل ہے کسی ایسے شخص کو دینی جائز نہیں جس کا خرچ بھی صاحب زکاۃ کے ذمہ ہو جیسا کہ والدین اور اولاد ہے.

المدونۃ میں درج ہے :

"مجھے میرے مال کی زکاۃ کے متعلق بتائیں کہ میں امام مالک کے قول کے مطابق کسے دے سکتا ہوں اور کسے نہیں ؟

ان کا جواب تھا :

امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے : آپ اپنے ان رشتہ داروں کو زکاۃ مت دیں جن کا خرچ آپ کے ذمہ ہے" انتہی

دیکھیں : المدونۃ (344/1).

اور کتاب الام میں امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور (اپنے مال کی زکاۃ) والد والدہ اور دادا دادی نانا نانی کو مت دے" انتہی

دیکھیں : الام للشافعی (87/2).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور فرضی زکاۃ میں سے والدین اور والدین کے والدین یعنی دادا نانا اور دادی نانی چاہے جتنے بھی اوپر کی نسل میں ہوں مت دے، اور نہ ہی اولاد اور پوتوں اور نواسوں کو"

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (509/2).

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل علم اس پر متفق ہیں کہ والدین کو اس حالت میں زکاۃ دینی جائز نہیں جب والدین خرچ کے محتاج ہوں اور اولاد پر ان کا خرچ لازم ہو؛ کیونکہ انہیں زکاۃ دینے کی صورت میں وہ اخراجات سے مستغنی ہو جائینگے اور یہ زکاۃ دینے والے سے ساقط ہو جائیگا، اور اس زکاۃ کا فائدہ زکاۃ دینے والے کو ہوگا، چنانچہ یہ تو ایسے ہی ہوا کہ اس نے زکاۃ اپنے آپ کو ہی دی اس لیے یہ جائز

نہیں؛ بالکل اسی طرح کہ وہ اس زکاۃ سے اپنا قرض اتار دے" انتہی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

اقرباء ورشتہ داروں کو فطرانہ دینے کے بارہ میں کیا حکم ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

" رشتہ دار واقرباء کو فطرانہ اور زکاۃ دینی جائز ہے؛ بلکہ کسی اور کو دینے کی بجائے رشتہ داروں کو دینا زیادہ بہتر ہے؛ کیونکہ رشتہ داروں کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی.

لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کی ادائیگی میں اپنے مال کا بچاؤ اور حمایت نہ ہو، یہ اس میں کہ جب یہ فقیر جسے وہ زکاۃ دے رہا ہے اس کا نفقہ اور خرچ زکاۃ دینے والے پر واجب ہوتا ہو، تو اس حالت میں اس کی کسی ضرورت کو پوار کرنے کے لیے زکاۃ دینا جائز نہیں.

کیونکہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس نے زکاۃ ادا کر کے اپنا اصل مال بچایا ہے جو اس کی ضرورت پورا کرنے کے لیے خرچ ہونا تھا، اور یہ جائز اور حلال نہیں.

لیکن اگر اس کا خرچ زکاۃ دینے والے پر واجب نہیں تو وہ اسے زکاۃ دے سکتا ہے، بلکہ اسے زکاۃ ادا کرنا کسی دور والے شخص کو زکاۃ دینے سے افضل و بہتر ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" آپ کا اپنے قریبی شخص کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی " انتہی

اس بنا پر آپ اے سوال کرنے والی کے لیے اپنی والدہ کو زکاۃ دینی جائز نہیں، بلکہ آپ زکاۃ کے علاوہ مال سے اپنی والدہ پر خرچ کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی روزی میں برکت عطا فرمائے اور کشادہ کرے اور بہتر واچھی روزی عطا فرمائے.

واللہ اعلم.